مطالعاتی مواد اور چند ضروری ہدایات

STUDY MATERIAL CLASS:09TH Term : 1ST Two Ghazals of Faiz Ahmad Faiz

ہدایت برائے طلبا، والدین اور سرپرست حضرات!

اپنے بچوں اور بچیوں کو بتائیں کہ وہ شامل نصاب اسباق کو غور سے دیکھ کر پڑھیں۔ اس ضمن میں وہ ان کی نگرانی بھی کرتے رہیں کہ طلبا اپنی درسی کتاب کو پوری ذمہ داری سے بہ ذوق وشوق پڑھیں اور اس مطالعاتی مواد سے اس میں مذکورہ تمام ہدایتوں پر عمل کرتے ہوئے فائدہ اُٹھائیں۔ نیز لکھنے کے لیے دیے گیے اجزاء (سوالات کے جوابات) کو نہایت صاف ستھرے انداز میں تحریر کریں اور اشعار کی تشریحات خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں۔

غزلیں: فیض احمد فیضؔ

غزل کے اشعار کی درج ذیل تشریحات کا مطالعہ اپنی نصابی کتاب کے متعلقہ سبق کو سامنے رکھ کر کیجیے اور ذہن نشین کیجیے۔

غزل-1

ا۔شعر

شاعر فیض احمد فیضؔ غزل کے مطلع میں اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے میرے محبوب، تمہاری آمد سے پھول نکھریں گے اور نئی بہار کی تازہ اور زندگی بخش ہوا چلے گی۔ تمہاری غیر موجودگی میں زندگی کا چمن ویران دکھتا ہے، لہٰذا اب چلے آؤ تا کہ اس میں نئی جان پڑ جائے۔

۲۔شعر

شاعر قید خانہ کے ساتھیوں سے مخاطب ہے اور کہتے ہیں؛ میرے دوستو، صبح کی ہوا جو ایک قاصد کی حیثیت رکھتی ہے، اس سے میرا پیغام دے دو اور کہو کہ خدا کے لئے آج میرے محبوب کی کوئی خبر لا کر سنائے۔

۳۔شعر

شاعر کہتے ہیں کہ کوئی تو ایسا دن آئے جس کی شروعات میرے محبوب کے تبسم سے ہو اور کوئی رات ایسی آئے جو میرے محبوب کی زلفوں کی خوشبو سے معطر ہو۔ یعنی وہ وقت کب آئے گا کہ میں اپنے محبوب کے ساتھ زندگی گزاروں گا۔

۴۔شعر

شاعر پھر اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتے ہمیں کہ میرا محبوب مجھے محبت کے لائق نہیں سمجھتا لیکن میرا اس کے ساتھ بہت ہمدردانہ اور والہانہ رشتہ ہے۔ اس کا ذرا سا تذکرہ ہو تو میں دیوانہ وار اس کے پاس چلا آتا ہوں۔

۴۔شعر

شاعر کہتے ہیں کہ میرے محبوب جس رات تم مجھ سے جدا ہوئے، مجھ سے دور چلے گئے اس رات جو جدائی کا غم میں نے سہا وہ میں ہی جانتا

ہوں۔لیکن تمہاری خیر و عافیت کی دعا کرتے کرتے اتنے اشک بہائے اور ایسا گڑگڑایا کہ تمہاری زندگی سنور گئی۔

۵۔شعر

شاعر کہتے ہیں کہ جب میرے محبوب نے مجھ سے عشق کا ثبوت مانگا، تو میں نے دیوانگی کے زیر اثر جو اپنا گریباں چاک کیا تھا، اسی چاک کئے ہوئے گریباں کے سارے حصے لے کے اپنے محبوب کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل دیا۔

۶۔شعر

شاعر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ اے فیضؔ! اپنے محبوب سے جدائی کے بعد مجھے کوئی جگہ، کوئی مقام یا عہدہ پسند نہیں آیا۔دل زندگی سے اکتا گیا۔جب اپنے محبوب کی گلی سے نکلا تو سوائے اپنی زندگی کے خاتمہ کے کوئی اور راستہ نظر نہیں آیا۔

فیض احمد فیضؔ-غزل۔۲

غزل کے اشعار کی درج ذیل تشریحات کا مطالعہ اپنی نصابی کتاب کے متعلقہ سبق کو سامنے رکھ کر کیجیے اور ذہن نشیں کیجیے۔

۱۔شعر

شاعر فیض احمد فیضؔ غزل کے مطلع میں ایک تمنا کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کب میرے دل میں محبوب کی جدائی سے ملے ہوئے غم کی وجہ سے پیدا شدہ بے قراری تھمے گی؟ کیوں کہ فراق محبوب اور ہجر یار میں طبیعت نڈھال ہو رہی ہے، حالانکہ مجھے تو یہ بتایا گیا تھا کہ میرا محبوب آئے گا اور میری غم سے بھری ہوئی رات کی خوبصورت سی صبح ہوگی۔

یا

غزل کے مطلع میں شاعر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے میرے دل! تمہارا درد کب ختم ہوگا اور کب غلامی کی رات ختم ہوگی؟ تم تو سنتے تھے کہ معشوق یعنی حق و انصاف کا نظام آئے گا اور آزادی کی صبح ہوگی۔

۲۔شعر

شاعر کہتے ہیں کہ وہ لمحہ کب آئے گا کہ میرا محبوب میری جان کی قیمت میرے لہو کے جیسی سمجھے گا یعنی میرے زندگی کی قدر کرے گا۔کب وہ میرے آنسوؤں کو صرف آنسو نہیں بلکہ قیمتی موتی گردانے گا۔یعنی کب التفات یار نصیب ہوگا۔اے وہ کہ جو محبوب کی یاد میں پوری طرح آنسوؤں کے سیلاب میں بہہ گیا ہے، کب وہ وقت آئے گا کہ محبوب تیری فریاد سنے۔

یا

شاعر فرماتے ہیں کہ نہ جانے وہ دن کب آئے گا جب میری جان سرخ رو ہوگی اور کس وقت اسکے آنسو جو ابھی بے قیمت ہیں موتی جیسے قیمتی بن جائیں گے اور کس دن محبوب کے دربار میں اس کی بات سنی جائے گی تاکہ اسکے ساتھ انصاف ہو جائے۔

۳۔شعر

شاعر کہتے ہیں کہ وہ وقت کب آئے گا کہ میری زندگی کے چمن میں پھول مہک اٹھیں۔کب میرا محبوب آجائے تاکہ صبح اس کے ساتھ گفتگو میں گزاروں اور شام ہو تو اس کو نظر بھر دیکھوں۔

یا

شاعرفرماتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ کب مے خانہ بہکے گا کب بہار کا موسم خوشبو پھیلائے گا کب صبح کو شاعر اپنے کلام سے نوازے گا ور کب شام کو صبح کا دیدار ہوگا؟؟؟ شاعر کو خوشی کی محفل جمنے اور جمانے کا انتظار ہے۔

۴۔شعر

شاعر کہتے ہیں کہ میرا محبوب مجھ سے بہت بچھڑ کر کہیں دور چلا گیا۔وہ مجھے وعظ ونصیحت کرتا تھا،وہ بہت پرہیزگاری کی باتیں کرتا تھا،اور وہ اپنے عشق کی بنا پر میری جان لیتا تھا۔جب وہ اس شہر میں،اس بستی میں نہیں رہا تو اس کے جو چاہنے والے ہیں اب وہ کیسے یہاں زندگی جی لینگے۔

یا

شاعرفرماتے ہیں کہ عاشقوں اور رندوں کو زندگی کا لطف اس وقت ملتا ہے جب واعظ،زاہد،ناصح اور قاتل ان کو عشق سے باز رکھتے ہیں۔اب اس شہر میں ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے اسلئے ان عاشقوں اور رندوں کی زندگی اس شہر میں کیسے بسر ہوگی اب ان کی زندگی بے مزہ ہوگی۔

۵۔شعر

شاعر آخری شعر میں اپنے محبوب سے یوں گویا ہے کہ اے میرے بلند شان والے محبوب،میں کب تک تیراانتظار کروں۔تمہاری آمد سے مجھ پر جو قیامت سی طاری ہوتی ہے یعنی میں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہوں،وہ قیامت کب برپا ہوگی؟یعنی تیرا دیدار کب نصیب ہوگا؟

یا

شاعرغزل کے مقطع میں فرماتے ہیں کہ اے میرے محبوب میں بڑی بے چینی سے تمہارا انتظار کررہاہوں تم کب آؤ گے تمہارا آنا قیامت سے کم نہ ہوگا۔تمہارا حسین اور لمبا قد مجھ پر قیامت برپا کررہا ہے اسلئے یہ تو تم ہی جانتے ہو کہ تم کب آؤ گے اور کب مجھ پر قیامت بپا ہوگی۔

سوالات کے جوابات

۱۔فیض کی شاعری کا موضوع کیا ہے؟

جواب:۔ حسن وعشق،انسانی ہمدردی،آزادی اور انقلاب فیض کی شاعری کا موضوع ہے۔

۲۔فیض کی ان غزلوں میں...فرق کیا ہے؟

جواب:۔فیض کی غزلوں میں لفظ ’’قفس‘‘ سامراجی نظام،’’چمن‘‘ وطن،’’سحر‘‘ آزادی وخودمختاری اور’’رات‘‘،ظلم اور غلامی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے ۔یہی بنیادی فرق ہے۔

۳۔بادِنو بہار،کنجِ لب،شبِ ہجراں وغیرہ............................آپ مزید پانچ تراکیب دونوں غزلوں سے تلاش کیجیے۔

جواب:۔سرِ کاکُل،سوئے دار،بہرِ خدا،دیدۂ تر،قامتِ جانانہ۔